سوال

(333) طلاق کی مشروعیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طلاق کی مشروعیت اوراس کا حکم کیا ہے ؟ اور یہ مشہور حدیث "اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے" کیا صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

طلاق جائز اُمور میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

يـٰأَيُّهَا النَّبِىُّ إِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَطَلِّقوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ... ١ سورة الطلاق

"اے نبی! (اپنی اُمت سے کہہ دو) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں طلاق دو۔"

اور فرمایا :

الطَّلـٰقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسـٰنٍ ... ٢٢٩ سورة البقرة

"یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں پھر یا تو بھلائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔"

ایک اور آیت میں فرمایا :

لا جُناحَ عَلَيكُم إِن طَلَّقتُمُ النِّساءَ ما لَم تَمَسّوهُنَّ أَو تَفرِضوا لَهُنَّ فَريضَةً ... ٢٣٦ سورة البقرة

"اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کیے طلاق دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں۔"

اس کے جواز میں اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔ لیکن یہ جائز نہیں کہ مرد اپنی بیوی کو بغیر کسی معقول وجہ کے طلاق دے دے، کیونکہ یہ جواز صرف یا تو بری معاشرت کی وجہ سے یا بیوی کے دینی نقص کی وجہ سے یا اس طرح کے دیگر اسباب کیوجہ سے ہی ہے۔

اور اہل علم نے طلاق کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے :

1۔ حرام ۔ 2۔ واجب ۔ 3۔ مکروہ ۔ 4۔ سنت ۔ 5۔ مباح

طلاق جائز اس وقت ہوتی ہے جب اس کی ضرورت پیش آجائے ۔ مکروہ وہ ہے جو بغیر ضرورت کے دی جائے ۔ مستحب وہ ہے جو بیوی کے طلب کرنے پر دی جائے ۔ واجب اس وقت ہوتی ہے جب طلاق نہ دینے میں بیوی کا نقصان ہو مثلاً شوہر بیوی سے ایلاء کر لے اور چار ماہ کے بعد رجوع نہ کرے تو پھر یا تو اسے حسن معاشرت کی طرف لوٹنا ہو گا یا پھر طلاق دینی ہو گی ۔ اور حرام طلاق وہ ہے جو ایسے طہر میں دی جائے جس میں شوہر نے بیوی سے ہم بستری کی ہو یا ایام ماہواری کے دوران دی جائے اس لیے کہ مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس نے اس سے ہم بستری کی ہو یا وہ عورت حالت حیض میں ہو ۔ بلکہ وہ صرف اسے ایسے طہر میں طلاق دے سکتا ہے جس میں وہ اس سے ہم بستر نہ ہوا ہو یا وہ عورت حاملہ ہو ۔

اور جو حدیث سائل نے ذکر کی ہے کہ :

"ابغض الحلال الی اللہ الطلاق"

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال اشیاء میں سب سے زیادہ قابل نفرت چیز طلاق ہے ۔ "

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال اشیاء میں سب سے زیادہ قابل نفرت چیز طلاق ہے ۔ "(ضعیف : العلل المتناھیة لابن الجوزی (2/1056) الذخیرة (1/23)

یہ ضعیف ہے اس لیے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے ۔ (شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص421

محدث فتویٰ